سوال

(255)پلاٹ کی صورت میں ترکہ کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم پانچ بھائی اور تین بہنیں ہیں اورایک بہن والدین کی زندگی میں ہی فوت ہوچکی تھی ،اس کی اولاد موجود ہے ، بڑے تینوں بھا ئیوں کی شادی ہوچکی ہے ۔ وہ والدین سے الگ رہتے ہیں ، والد محترم نے قرض لے کرکسی شہر میں جگہ خریدی اوراس کی رجسٹری بھی ان کے نام ہے ۔چھوٹے دوبھا ئیوں نے محنت مزدوری کر کے والد محترم کا قرضہ اتارااورجگہ کی تعمیر پراٹھنے والے اخراجات برداشت کئے ۔ اس کے علاوہ بہنوں کی شادیاں بھی کیں ۔ اس میں بڑے بھا ئیوں کا کوئی حصہ نہیں ہے ،جب عمارت پراخراجات کی بات ہوتی تووالد محترم کہتے کہ اس میں اسی کا حصہ ہوگا جس نے خرچ کیاہے ۔ اب والدین فوت ہوچکے ہیں اس شہری مکان کے متعلق اب بھا ئیوں نے کہنا شروع کردیاکہ اس میں فلاں فلاں کا حصہ ہے ۔ براہ کرم اس کا کوئی ایسا شرعی حل بتائیں کہ والد محترم پر بھی کوئی بوجھ نہ ہواور کسی بھائی کی حق تلفی بھی نہ ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تقسیم جائیداد کے سلسلہ میں چندچیزوں کوپیش نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے ۔

مرنے کے بعد ہر قسم کی جائیدادقابل تقسیم ہوتی ہے ،خواہ وہ وراثت کے طورپر ملی ہویامحنت کر کے اسے اپنی جائیداد میں شامل کیا ہو، یہ ذہن غلط ہے کہ صرف وہ ترکہ قابل تقسیم ہوتا ہے جووراثت کے طورپرملاہو۔

جائیداد سے ان رشتہ داروں کوحصہ ملتا ہے جووفات کے وقت بقید حیات ہوں ،اگرکوئی رشتہ دارپہلے فوت ہوچکا ہے تو اس کا حصہ نہیں رکھا جاتا اورنہ ہی اس کی اولاد کو منتقل ہوتا ہے ۔ لہٰذاصورت مسئولہ میں جوبہن والد کی زندگی میں فوت ہوچکی تھی اسے کچھ نہیں ملے گا اورنہ ہی اس کی اولاد کوکچھ دیا جاسکتا ہے ۔ ہاں ،اگر بھائی چاہیں تواپنے حصے سے انہیں دے سکتے ہیں ۔

مرنے والے کی جائیداد سے حصہ لینے کےلئے یہ شرط نہیں ہے کہ کون والد کا خدمت گزار تھا اورکون اس خدمت سے پیچھے رہتا تھا ۔ البتہ شادی کے بعد والدین کی خدمت کا فریضہ ساقط نہیں ہوجاتا کہ وہی بچے والدین کی خدمت کریں جو اس کے ساتھ رہتے ہیں ۔ اس لئے صورت مسئولہ میں وہ مکان مشترکہ طورپر تقسیم ہو گا جس کی یہ صورت ہوگی کہ اس کی موجودہ مارکیٹ کے مطابق قیمت لگائی جائے ،پھر اسے بارہ حصوں میں تقسیم کرکے دو،دوحصے ہرایک بیٹے کواورایک ایک حصہ ہر ہر بیٹی کودے دیاجائے ،اگراورکوئی جائیداد ہے تو اسے بھی اسی شرح سے تقسیم کیا جائے ۔

چونکہ اس جگہ کی خریداری پر لیا گیا قرضہ چھوٹے دو بھائیوں نے اتارا ہے اور تعمیر پر اٹھنے والے اخراجات انہوں نے برداشت کئے ہیں، اس لئے قرضہ اور تعمیر کے اخراجات دیگر ورثا کی طرف سے انہیں ادا کر دیے جائیں۔ اس کے بعد مکان میں انہیں شریک کیا جائے، ان پر زیادتی کسی صورت میں نہیں ہونی چاہیے۔ انہیں بھی چاہیے کہ جو اخراجات انہوں نے تعمیر کے سلسلہ میں برداشت کئے ہیں انہیں دیانت داری کے ساتھ ظاہر کیا جائے۔

والد محترم نے زندگی میں جو کہا تھا کہ اس مکان میں وہی شریک ہو گا جس نے اس کے اخراجات برداشت کئے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے اسے کسی صورت میں بنیاد نہ بنایا جائے۔

بہنوں کی شادیوں پر جو اخراجات ہوئے ہیں انہیں مکان کی مجموعی قیمت سے منہا نہ کیا جائے، یہ ایک ذمہ داری تھی جسے ادا کیا گیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:277